بسم اللہ الرحمن الرحیم | دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملون سے اسکی سچائی کو ظاہر کر دیگا | نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

البدر

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحہ وما ترک من ادلہ

اللہ ببدر وانتم اذلہ | ولقد نصرکم

چہ کوئم بالو گر آئی جہاد در قادیان بینی | ورا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

نمبر | ہر ایک ماہ کی انگریزی یکم - ۸ - ۱۶ - ۲۴ - تاریخکو قادیان دار الامان ضلع گورداسپور سے شائع ہوتا ہے | جلد ۳

خریداران کو اطلاع — اپنے احباب کو تازہ حالات پہونچانے کی خاطر یہ اخبار نہایت ارزان قیمت پر جاری کیا گیا ہے اور اس کے اجرا اور قیام کا مدار قومی تعاون اور سرمایہ پر ہے اس کی بقا و ... شان کی تکمیل اور ذمہ داری کو ملحوظ رکھ کر اس کی اشاعت کم از کم ۱۵۰۰ ہو اس لئے احباب سے التماس ہے کہ موجودہ حالت مین جبکہ ابتدائی حالت اشاعت بہت قلیل اور مصارف نا مکمل ہے اور کام ... کا زیر بار ہے اگر کسیوقت اشاعتین چند روز کی دیر ہو جاوے تو اخوان اور ہمدردی کا خیال کو دل و دماغ مین جگہ دیکر رنجیدہ خاطر نہ ہون بلکہ اس کی اشاعت مین سرگرم کوشش کرین اور مطلوب تعداد کو پورا کر کے ... ذمہ دار بنا دین اپنے فرائض کو حتی الوسع دیانت داری سے بجا لاوی پوری کوشش کیجاتی ہے لیکن امور متعلقہ قضا و قدر سے ہر ایک لا چار ہے۔ منیجر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور انکی جماعت کا مذہب

باسلامیم از فضل خدا
هم برین از دار دنیا بگذریم
آن رسولے کش محمد ہست نام
جان شود با جان بدر خواہد شدن
ما از ولش ہم بر آبے کہ ہست
آن نہ از خود وز جہان جائی بود
اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ گفت آن مرسل رب العباد
معجزات او ہمہ نزدہ راست
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
یک قدم دوری ازان روشن کتاب

مصطفی ما را امام و مقتدا
آن کتاب حق کہ قرآن نام است
دامن پاکش بدستش ما مدام
ہست او خیر الرسل خیر الانام
زو شدہ سیراب سیراب کہ ہست
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست
آن ہمہ از حضرت احدیست
منکر آن مورد لعن خداست
برہمہ از جان و دل ایمان ماست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

اندرین دین آمدہ از مادریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
آنچہ ما را وحی و الہام بود
وصل دلدار ازل بے او محال
از ملائک وز خبرہائے معاد
منکر آن مستحق لعنت است
معجزات انبیاء سابقین
ہر کہ انکار کند از اشقیاست

وہ الفاظ جنمین حضرت مسیح موعود علیہ السلام بیعت کرتے ہین

ہاتھ مین ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے ہین اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے۔

اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ ۳ بار۔ آج مین احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہون سے توبہ کرتا ہون جنمین مین گرفتار تھا اور مین سچے دل سے اقرار کرتا ہون کہ جہان تک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہون سے بچتا رہونگا اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار۔ رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت۔ اے میرے رب مین نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہون کا اقرار کرتا ہون میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہین۔ آمین۔ پھر اس کے بعد آپ معہ دیگر حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہین۔

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر مین داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔

دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور ہر ایک فسق و فجور اور ظلم اور خیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقون سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشون کے وقت انکا مغلوب نہین ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔

سوم - یہ کہ بلاناغہ پنج وقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہون کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے مین مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے خدا تعالے کے احسانون کو یاد کر کے اسکی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔

چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانون کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشون سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہین دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔

پنجم یہ کہ ہر حال رنج اور راحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا مین خدا تعالےٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ مین تیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ آگے قدم بڑھائیگا۔

ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے سر پر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔

ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔

ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا۔

نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتون اور نعمتون سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔

دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتون اور تعلقون اور تمام خادمانہ حالتون مین پائی نہ جاتی ہو۔

نوٹ - بیعت کا اشتہار حضرت امام الزمان صلوٰۃ ... جنوری ۱۸۸۹ء کو دیا تھا۔ نومبر و دسمبر ۱۹۰۳ء تک اسکو چودہ سال ہوئے ہین جبکہ اللہ اپنے پورے معنون کے ساتھ اس چاردہم سال کی یادگار مین جو اپنی فتح و نصرت کا زمانہ ہے قادیان سے طلوع ہوا ہے۔

احمدی شعراء کی خدمت میں ضروری التماس

البدر میں مندرجہ تقریروں سے معلوم ہوا ہوگا کہ صاحبزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب شہید رضہ کی استقامت اور دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کو حضور علیہ الصلوۃ والسلام بار بار بطور نمونہ جماعت کے لئے پیش کرتے ہیں اور واقعی میں یہ واقعہ ایک بڑی تاریخی یادگار دنیا کی ہے اور اس قابل ہے کہ بچے بچے کی زبان پر اس کا تذکرہ ہو اس خیال سے میں اپنے احمدی برادران سے جو کہ شعر گوئی کے فن میں بزبان فارسی یا اردو یا پنجابی مہارت رکھتے ہیں ملتمس ہوں کہ ان میں سے ہر ایک صاحب اپنی اپنی جگہ ان واقعات شہادت کو منظوم فرماویں اور اپنی اپنی نظم دفتر البدر میں قادیان ارسال کریں یہاں پر ہر ایک زبان کی نظم کا انتخاب کر کے جو نسی نظم علیحدہ علیحدہ زبان میں اکمل اور شستہ ہوگی اُسے کتاب کی شکل میں چھپایا جاویگا اور امید ہے کہ مقبول نظم کے مصنف کی کچھ مالی خدمت بھی کی جاویگی۔

(محمد افضل)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جالندھر

سے ایک ماہ کے لئے فیروزپور تبدیل ہوگئے۔ آئے دن کی تبدیلی اگرچہ موجب تکالیف بھی ہوتی ہے مگر امید ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اسے اپنے لئے حسنات کا ایک بڑا ذریعہ تصور فرماتے ہیں گذشتہ ایام میں جبکہ خاکسار ایڈیٹر لاہور میں تھا اور ڈاکٹر صاحب موصوف سے ملاقات ہوئی تھی تو آپ نے بعض معترضین اسلام کے اس اعتراض پر کہ شیطان کے خارجی وجود کا ثبوت کیا ہے ایک بہت ہی قابل قدر اور لطیف خیال کا اظہار فرمایا جسے عنقریب احمدی احباب ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلم کے ہی ذریعہ سے البدر کے کالموں میں ملاحظہ فرماوینگے۔

طاعون کا علاج تو ہمات نہیں

آج کل تحصیل بھیرہ میں عام طور پر طاعون کا زور شور ہے جاہل لوگ بوجہ جہالت کے غیر مشروع کاموں میں لگے ہی رہا کرتے ہیں اور قبروں پر جانا اور رات کو آہ و زاری کرنا اور اپنے جاہل پیروں سے قسم قسم کے دم چھوہ کرانا تو ان کے نزدیک ایک جائز بلکہ واجب طریق ہے مگر تعجب ان علماء پر ہے جو علاوہ صوفی ہونے کے اہل شرع اور مولویت کا بھی دعوی رکھتے ہیں وہ بھی اس آفت آسمانی سے رہائی پانے کے واسطے کئی ایک ناجائز کام کر رہے ہیں کہ جنہیں ایک سلیم الفطرت انسان کا پیشہ کے برابر بھی اعتقاد نہیں لا سکتا یہاں موضع چاوہ میں بھی بمشورہ چند مولویان پہلے تو عام لوگوں اور معصوم بچوں کو کئی منتر سکھلائے گئے جن کا یہاں بیان کرنا موجب طوالت ہے۔ پھر کئی ایک اسی قسم کے تعویذ منگوا کر لوگوں کے گلے میں لٹکا گئے۔ اب چوتھے دن سے ایک نرالی قسم کا عمل شروع ہے وہ یہ ہے کہ ایک تعویذ کو نقارے سے باندھکر مسجد کی چھت پر رکھکر دن رات لگاتار بانو ہونیکی حالت میں بجاتے رہتے ہیں اور اس بات کی سخت پابندی ہے کہ بالکل آواز میں وقفہ نہ پڑے اگلے دن ایک ڈنکا چوک گیا تھا۔ جس کا فدیہ قرار پایا کہ بجائے تین دن بجانے کے چار دن تک بجایا جاوے۔ چنانچہ ایک دوسرا نقارہ بھی طیار کر کے رکھا گیا ہے تاکہ اگر یہ پھٹ جاوے تو جھٹ دوسرے کو لے لگ جاویں کئی آدمی اس کام پر تعینات کئے گئے ہیں جو کہ نوبت بہ نوبت اس کار خیر کو سرانجام دیتے ہیں ابھی تک تو مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ واللہ معاملہ ہو رہا ہے اور یہ نقارہ کوچ کا نقارہ بنا ہوا ہے

تک آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

بھلا یہ عذاب الہی چھوہ منتر کرنے سے کسطرح ٹل سکتا ہے ہر مرض کا علاج ہمیشہ ازالہ سبب ہوا کرتا ہے تو پھر جبکہ اس مرض کا سبب توہین و تحقیر مامور من اللہ ہے تو پھر یہ مرض مکڑہ می کی طرح نقارے کے خوف سے کیونکر بھاگ جاویگا اللہ تعالے ان لوگوں کو چشم بصیرت عطا فرماوے آمین

محمد عبد اللہ احمدی از چاوہ

احیاء السنہ لاہور ۳۱ مارچ میں

جو بدزبانی و سب و شتم و استہزاء جعفر زٹلی نے حضرت مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی نسبت شائع کرائے تھے اگر ایڈیٹر و مہتمم اخبار کا حضرت مرزا صاحب کی نسبت حسن ظن تھا تو بلحاظ انسانیت و جنسیت اخبار میں درج کرنا تو اچھا نہ تھا ایسی تحریرات جن میں انسانیت و جنسیت کا بھی لحاظ نہ ہو...کوئی شریف انسان دیکھکر خوش نہیں ہوتا بلکہ دکھتا ہے۔ لفظ احیاء السنہ دیکھکر اخبار کی وقعت بڑی دل میں تھی اور اس کی بہبودی کے لئے ہمیں کچھ ایسا اچھا خیال تھا مگر اب جعفر زٹلی کی بدزبانی دیکھکر وہ خیال کالعدم ہو گیا ایسی بیہودہ تحریرات کی اشاعت اخبارات کو نقصان پہنچاتی اور وقعت کو گھٹاتی ہیں کیا لفظ اسلام اور احیاء السنہ نام اس قسم کی تحریرات واشاعت کے مانع نہیں؟ کیا اس قسم کی سب و شتم و استہزاء محمد رسول اللہ صلعم کی سنت کو زندہ کرنے کے مصداق ہوتے ہیں یا امانت کا باعث ہوتی ہیں اسلام میں استہزاء اور ٹھٹھا و مخول کرنیوالے انسانوں ایسی تحریرات سے الگ ہو کر قرآن کریم و احادیث نبویہ کی

توسیع اشاعت

(۱) مرحوم رحمت علی صاحب کی یادگار میں ڈاکٹر ممتاز علی خان صاحب نے ایک اخبار اپنے خرچ پر کسی کے نام جاری کروانا چاہا تھا جو کہ ملک اودھ میں ایک داعی الی اسلام کے نام ان کی درخواست پر جاری کر دیا گیا ہے ہمارے دیگر معزز احباب بھی ڈاکٹر صاحب کی تام کردہ اسوہ پر عمل درآمد فرماویں کیونکہ اکثر مفت خریداروں کی درخواستیں دفتر میں آتی رہتی ہیں اگر ان کی طرف سے اجازت ہوگی تو درخواست کنندہ کے نام اخبار جاری کر دیا جاویگا جس کا ثواب حسب مراتب اخلاص ہفتہ وار ان کو ملتا رہیگا +

(۲) مکرمی الہی بخش صاحب کوٹ لکھپلانہ۔ مکرمی فتح حسین خان صاحب کوئٹہ گذرے الہی بخش صاحب ڈاکخانہ راولپنڈی ایک ایک خریدار البدر کو دیتے ہیں خدا ان سب احباب کو جزائے خیر عطا فرماوے آمین

ضرورت

ہم کو اپنی جماعت احمدیہ کے ایک ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ پرائمری تک مطابق قواعد مدرسہ سرکاری اور قرآن عمدہ صحیح طریق تک ہمارے لڑکوں کو تعلیم دے سکے تنخواہ مبلغ للعہ رما ہوار اور روٹی اور پوشاک اسکو دیجاویگی یعنی علاوہ از نقدی خوراک و پوشاک۔

اذ بطٰی واضح ہو کہ یہاں کشمیر میں روٹی نہیں ہوتی صرف خشکہ یعنی چاول کھانا ہوگا۔ المشتہران

محمد اکبر خان و محمد افضل خان و غلام حیدر خان و یار محمد خان از مقام باڑی پور کشمیر تحصیل کولگام

تلاش معاش

ہمارے ایک احمدی دوست مقیم کرتال محکمہ انجینیری کے کاروبار اور سیری سے واقف ہیں اپنے احمدی احباب سے جو کہ محکمہ انجینیری سے تعلق رکھتے ہیں ملتمس ہیں کہ اگر کوئی پوسٹ ان کے کار خانوں یا محکمہ میں ہو تو معرفت دفتر البدر ان کو اطلاع دیکر عند اللہ اجر حاصل کریں +

وفات

منشی عبد الغنی خان افسر فراشخانہ پٹیالہ کی والدہ بعمر ۱۲ محرم ۱۳۲۲ ہجری کو فوت ہوگئی ہیں جماعت احمدیہ سے وہ ان کو نماز جنازہ اور دعا مغفرت کی درخواست کرتے ہیں مرحومہ اقدس کی بیعت میں تھیں +

مولوی محمد یمین صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ہمارے مکرم مخدوم جناب راجہ عطا محمد صاحب رئیس یاڑی پور کشمیر فوت ہوگئے ہیں اس لئے سب بھائیوں سے درخواست ہو کہ براہ مہربانی ان کا جنازہ

چھکا گوجر خان۔

ملفوظات حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

(جو کہ آپ نے مارچ کے آخر نصف حصہ میں فرمائے)

صبر اور تقوٰے کے نتائج اگر دیکھنے ہوں تو سورۂ یوسف کو غور سے مطالعہ کرو کہ جسے بھائیوں نے غلام بنا کر فروخت کیا تھا آخر کار خدا نے اسے تخت پر بٹھا دیا۔

گناہ کی طاعون اور علاج

اس وقت جبکہ بدی کمال انتشار پر ہے اور اس کی ہوا ہی چلی ہوئی ہے اس سے الگ ہونا بھی ایک مرد کا کام ہے ہر ایک میں یہ طاقت نہیں کہ جوانمردی سے اس سے الگ ہو جاوے۔ جب انسان ہر کس و ناکس کو فسق و فجور میں مبتلا دیکھتا ہے تو اس کا اثر اس کے قلب پر پڑتا ہے اور وہ کہتا ہے کہ سب دنیا جو ایسا کرتی ہے تو یہ کوئی بری بات نہیں اس لئے بدی کی طرف میلان ہو جاتا ہے اس پر خدا کا بڑا فضل ہے جس کی یہ آنکھ کھلے اور وہ بدی کو بدی جان کر الگ ہو

اس وقت جیسے طاعون پھیلی ہے اور سوائے خدا کے خاص فضل کے نجات نہیں اسیطرح گناہ کی طاعون ہے اور اس کے بچنے کے لئے بھی خدا کے فضل کی ضرورت ہے۔

جیسے جسمانی حالت اور قوٰے میں دیکھا جاتا ہے کسی کی کوئی قوت کمزور ہوتی ہے اور کسی کی کوئی یہی حال گناہوں کا ہے کہ بعض انسان خاص گناہوں کے ترک پر تو قادر ہوتے ہیں اور دوسرے گناہوں کے ترک میں کمزور پس جس گناہ کے چھوڑنے میں جو اپنے آپ کو کمزور پاوے اس کو نشانہ بنا کر دعا کرے تو اسے فضل خدا سے قوت عطا ہو گی

سنت الٰہی یہی ہے کہ ابتدا کا فرون کی ہوتی چلی آئی ہے اور انجام کار متقی فریق کامیاب ہوتا رہا ہے

صحابہ کرام کی مراتب شناسی

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مراتب پر گفتگو ہوتے ہوئے

فرمایا کہ آنحضرت صلعم کے بعد جو کچھ اسلام کا بنا ہے وہ اصحاب ثلاثہ سے ہی بنا ہے۔ حضرۃ عمر رضی اللہ عنہ نے جو کچھ کیا ہے وہ اگرچہ کچھ کم نہیں۔ مگر ان کی کارروائیوں سے کسیطرح صدیق اکبر رضؓ کی خفت نہیں ہو سکتی کیونکہ کامیابی کی بڑی (بنیاد) تو صدیق اکبر نے ہی جمائی تھی اور عظیم الشان فتنہ کو انہوں نے ہی فرو کیا تھا ایسے وقت میں جن مشکلات کا سامنا حضرۃ ابوبکر رضؓ کو پڑا وہ حضرۃ عمر رضؓ کو ہرگز نہیں پڑا پس صدیق نے رستہ صاف کر دیا تو پھر اس پر عمر نے فتوحات کا دروازہ کھولا۔

آخر عمر میں ایمان سلامت لے جانے کے لئے نہ علم کی ضرورت ہے اور نہ کسی اور شے کی۔ استغفار بہت کرنی چاہیئے اور نماز میں اٹھتے بیٹھتے ہر حال میں دعا میں مصروف رہنا چاہیئے۔

اسلام اس بات کا نام ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا کو راضی کیا جاوے۔

تقریر بعد بیعت ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۰۴ء

چند ایک احباب بیرونجات سے آئے ہوئے تھے اور حضرت اقدس کے قریب بیٹھنے کے لئے ایک دوسرے پر گرے پڑتے تھے کہ حضرت اقدس علیہ السلام نے قادیانی احباب کیطرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ ان لوگوں کو جگہ دو۔ نئے آدمیوں کی تو خدا تعالےٰ نے اول ہی سے سفارش کر رکھی ہے جیسے براہین میں یہ الہام موجود ہے کہ کثرت سے لوگ تیرے پاس آویں گے تو ان سے تنگ دل نہ ہونا (یہ الہام عربی میں ہے)

بعد ازاں چند احباب نے بیعت کی جس پر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ذیل کی تقریر ایک ایسے شخص کے سوال پر فرمائی جس نے حضور سے استقامت کے لئے دعا کی درخواست کی تھی۔ فرمایا۔

کہ استقامت خدا تعالےٰ کے اختیار میں ہے ہم نے دعا کی ہے اور کریں گے۔ لیکن تم بھی خدا تعالیٰ سے استقامت کی توفیق طلب کرو۔ استقامت کے یہ معنے ہیں کہ جو عہد انسان نے کیا ہے اُسے پورے طور پر نبھا دے یاد رکھو کہ عہد کرنا آسان ہے مگر اس کا نبھانا مشکل ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ باغ میں تخم ڈالنا آسان مگر اس کے نشوونما کے لئے ہر ایک ضروری بات کو ملحوظ رکھنا اور آب پاشی کے اوقات پر اس کی خبر گیری نہ کی جاوے تو آخر کار تباہ اور برباد ہو جاتا ہے دیکھو باغ میں کیسے ہی عمدہ پودے تم لگاؤ۔ لیکن اگر لگا کر بھول جاؤ اور اپنے وقت پر پانی نہ دو یا اس کے گرد باڑ نہ لگاؤ تو آخر کار نتیجہ یہی ہو گا کہ یا تو وہ خشک ہو جاویں گے یا ان کو چور لیجاویں گے ایمان کا پودا بھی نشوونما کے لئے اعمال صالحہ کو چاہتا ہے اور قرآن شریف نے جہاں ایمان کا ذکر کیا ہے وہاں اعمال صالحہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ جب ایمان میں فساد ہوتا ہے تو وہ ہرگز عند اللہ قبولیت کے قابل نہیں ہوتا۔ جیسے غذا جب باسی ہو۔ یا سڑ جاوے تو اسے کوئی پسند نہیں کرتا۔ اسیطرح ریا۔ عجب۔ تکبر ایسی باتیں ہیں کہ اعمال کو قبولیت کے قابل نہیں رہنے دیتیں۔ کیونکہ اگر اعمال نیک سرزد ہوتے ہیں تو وہ بندے کے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خاص خدا کے فضل سے ہوتے ہیں۔ پھر اس میں اس کا کیا تعلق کہ وہ دوسروں کو خوش کرنے کے لئے ان کو ذریعہ ٹھہراتا ہے یا اپنے نفس میں خود ہی اُن سے کبر کرتا ہے جبکہ نام عجب ہے (خلق الانسان ضعیفا) (یعنے انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے) اور اس میں بذات خود کوئی قوت اور طاقت نہیں ہے جب تک خدا تعالےٰ خود نہ عطا فرماوے اگر آنکھیں ہیں جن سے تم دیکھتے ہو یا کان ہیں اور تم ان سے سنتے ہو یا زبان ہے اور تم اس سے بولتے ہو تو یہ سب خدا کا فضل ہے کہ یہ سب قوٰے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں۔ ورنہ اکثر لوگ مادر زاد اندھے یا بہرے یا گونگے پیدا ہوتے ہیں۔ بعض بعد پیدائش کے دوسرے حادثات سے ان نعمتوں سے محروم ہو جاتے ہیں مگر تمہاری آنکھیں بھی نہیں دیکھ سکتیں۔ جب تک روشنی نہ ہو اور کان نہیں سن سکتے جب تک ہوا نہ ہو۔ پس اس سے سمجھنا چاہیئے کہ جو کچھ دیا گیا ہے جب تک آسمانی تائید اس کے ساتھ نہ ہو تب تک تم محض بیکار ہو ایک بات کو تم کتنے ہی صدق دل سے قبول کرو مگر جب تک فضل الٰہی شامل حال نہیں تم اس پر قائم نہیں رہ سکتے۔

بیعت توبہ اور بیعت تسلیم جو تم نے آج کی ہے اور اس میں جو اقرار کیا ہے اُسے سچے دل سے بہت مضبوط پکڑو اور پختہ عہد کرو کہ مرتے دم تک تم اس پر قائم رہو گے سمجھ لو کہ آج ہم نفس کی خود رویوں سے باہر آ گئے ہیں اور جو جو ہدایت ہو گی اس پر عمل کرتے رہیں گے ہم کوئی نئی ہدایت یا نیا دین یا نیا عمل نہیں لائے۔ ہدایت بھی وہی ہے دین بھی وہی ہے عمل بھی وہی ہے جو آنحضرت صلعم دے گئے ہیں۔ کوئی نیا کلمہ تم کو تلقین نہیں کیا جاتا اور نہ کوئی نیا خاتم النبیین بنایا جاتا ہے ہاں اس پر سوال ہوتا ہے کہ جب نئی بات کوئی نہیں تو پھر فرق کیا ہوا۔ اور یہ ایک جماعت کیوں طیار ہو رہی ہے اس کا جواب یہ ہے کہ خدا نے جو ارادہ کیا تھا کہ وہ ایک **مسیح موعود بنا کر بھیجے گا** اور وہ اس وقت آویگا جب کہ دنیا سخت تاریکی میں ہو گی ہر طرف سے کفر کے حملے ہوں گے اسلام کو ہر ایک پہلو سے نقصان پہنچانے کی کوشش ہو گی تو اس کے آنے کے دو فائدے ہوں گے۔

ایک فائدہ تو یہ ہے کہ یہ ایک ایسا زمانہ ہے کہ اسلام بدعات سے پورا حصہ لے چکا ہے۔ ہر ایک بدعت (تیمری)

(ریویو آف ریلیجنز بجائے ۲۰-اپریل کے ایک ہفتہ دیر سے شائع ہو گا۔)

صدی کا (ہجری) سے شروع ہو کر چودھوین صدی تک کمال کو پہنچ گئی اور پوری جہالت صورت پیدا ہوگئی ہے حدیثین بلند آواز تھے اس زمانہ کی نسبت خبر دے رہی ہین جیسے ایک حمل کی مدت نو ماہ ہوتی ہے اس مناسبت سے تیسری صدی کے بعد جیسے نو صد سال گذر گئے تو خدا نے ایک مامور کو مبعوث کیا کہ ان بدعات اور مفاسد کو دور کرے کیونکہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمودہ کے مطابق یسومنی ولست منہم کے مصداق ہوگئے تھے اور اسلام کا صرف نام ہی نام ان کی زبانون پر رہ گیا تھا جیسے ایک باغ کے عمدہ عمدہ پودون کو دوسرے خراب بوٹے اور گھاس وغیرہ پیدا ہو کر دبا لیتے ہین ایسے ہی ردی گھاس اور بوٹے اسلام کے باغ مین ہوگئے تھے اور اس کا حقیقی نشوونما اور آب و تاب بالکل جاتی رہی تھی۔ مکار درویش۔ گدی نشین۔ اور فقیر وغیرہ اسی ردی گھاس کی طرح ہین جو کہ برائے نام تو مسلمان ہین لیکن اصل مین دشمن اسلام ہین خود ان کا قول تھا کہ مسیح اور مہدی چودھوین صدی کے سر پر ہوگا وہ پورا ہوگیا پھر طاعون بھی نشان تھا وہ بھی پورا ہوگیا نئی سواری جیسے ریل کہتے ہین یہ بھی نشانی تھی جو کہ چلتی دیکھتے ہو۔ سورج اور چاند کا گرہن بھی ماہ رمضان مین ہوگیا۔

ایک بڑی بدعت جس کی مثال جا لوردن مین سے ہاتھی کی مثال ہے یہ پڑ گئی تھی کہ نصاریٰ کا زور ہوگیا اور اسلام پر حملے شروع ہوئے۔ ۳۰ لاکھ سے زیادہ مسلمان مرتد ہو چکے۔ کیا یہ ممکن تھا کہ اسلام کے قادر مطلق خدا کو چھوڑ کر ایک عاجز انسان اور بہت سی ہستیون کو خدا مانا جاوے کیا کسی کی عقل مین یہ بات آسکتی تھی۔ مگر تاہم لوگ اس دھوکہ مین آگئے اس کا باعث عیسائیون کی شرارت ہی نہین بلکہ مسلمانون نے بھی ایک بڑا حصہ اس کا اس [illegible] سے لیا ہوا ہے کہ مسیح کو تو آسمان پر زندہ مانا اور آنحضرت صلعم کو .... زیر زمین دفن شدہ تسلیم کیا اور اس طرح سے گویا ایک پہلو اور بات مین یہ خود عیسائیون کی مدد کر رہے ہین اور ان کا ایک دست بازو بنے ہوئے ہین اول تو قرآن شریف کے برخلاف ایک بات کرتے ہین اور پھر وہ بات جس سے عیسائیون کو تقویت ہو قرآن شریف پیش کرتے ہین کہ اس مین اس کا آسمان پر اٹھایا جانا لکھا ہے۔ حالانکہ قرآن شریف تو بڑے زور سے اس کی وفات ثابت کرتا ہے فلما توفیتنی کنت انت الرقیب اور قد خلت من قبلہ الرسل اور الم نجعل الارض کفاتا وغیرہ بہت سی آیات ہین جن سے وفات ثابت ہوتی ہے۔ پھر کہتے ہین الا دالی ایک اور بات کہتے ہین کہ صرف مسیح اور اس کی ماں مس شیطان سے پاک ہین یہ اصل مین آنحضرت صلعم کو گالی دینی ہے کہ ایک بنی اسرائیل کی عورت مریم تو مس شیطان سے پاک ہو اور نعوذ باللہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پاک نہ ہون اگر

یہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زمانہ مین ہوتے اور یہ بات کہتے تو پھر دیکھتے کہ اس بے ادبی کی کیا سزا پاتے۔ اصل بات یہ ہے کہ حضرت مسیح اور ان کی ماں مریم پر یہود کا اعتراض تھا۔ مسیح کو وہ لوگ ناجائز ولادت کا الزام لگاتے اور مریم کو زانیہ کہتے تھے۔ قرآن شریف کا کام ہے کہ انبیاء پر سے اعتراضات کو رفع کرے اس لئے اس نے مریم کے حق مین زانیہ کے بجائے صدیقہ کا لفظ رکھا اور مسیح کو مس شیطان سے پاک کہا اگر ایک محلہ مین صرف ایک عورت کا تبریہ کیا جاوے اور اس کی نسبت کہا جاوے کہ وہ بدکار نہین ہے تو اس سے یہ التزام لازم نہین آتا کہ باقی کی سب ضرور بدکار ہین صرف یہ معنے ہوتے ہین کہ اس پر جو الزام ہے وہ غلط ہے یا اگر ایک آدمی کو کہا جاوے کہ وہ بھلا مانس ہے تو اس کے یہ معنے ہرگز نہین ہوتے کہ باقی کے سب لوگ بھلے مانس نہین بلکہ بدکار ہین اسی طرح یہ ایک مقدمہ تھا کہ مسیح اور اس کی ماں پر الزام لگائے گئے تھے خدا نے شہادت دی کہ وہ الزامون سے بری اور پاک ہین۔ کیا عدالت اگر ایک ملزم کو قتل کے مقدمہ مین بری کر دے تو اس سے یہ لازم آوے گا کہ باقی کے سب لوگ اس شہر کے ضرور قاتل اور خونخوار ہین غرضیکہ اس قسم کی بدعات اور فساد پھیلے ہوئے تھے جن کے دور کرنے کے لئے خدا نے ہمین مبعوث کیا ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ تقویٰ طہارت خدا کی طرف رجوع۔ خدا کی محبت اور ہر بدکاری کے وقت اس کے خوف اور عظمت کو مد نظر رکھ کر کنارہ کش ہونا یہ باتین اٹھ گئی ہین اور اسلام صرف برائے نام رہ گیا تھا۔ اب خدا نے چاہا ہے کہ سچی پاکیزگی حاصل ہو۔

عقائد کا اثر اعمال پر

اسلام کے دو حصہ ہین ہین ایک تو یہ کہ خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ کیا جاوے اور اس کے احسانون کے بدلے مین اس کی پوری اطاعت کی جاوے ورنہ خدا تعالیٰ جیسے محسن و مربی سے جو روگردانی کرتا ہے وہ شیطان ہے دوسرا حصہ یہ ہے کہ مخلوق کے حقوق شناخت کرو اور کما حقہ بجا لاوے جن قومون نے موٹے موٹے گناہ جیسے زنا۔ چوری۔ غیبت جھوٹ وغیرہ اختیار کئے آخر وہ ہلاک ہوگئین۔ اور بعض تو مین صرف ایک گناہ کے ارتکاب سے ہلاک ہوتی رہین گی چونکہ یہ امت مرحومہ ہے اس لئے خدا تعالیٰ اسے ہلاک نہین کرتا

ورنہ کوئی معصیت ایسی نہین ہے جو یہ نہین کرتے۔ بالکل ہندون کی طرح ہوگئے ہین ہر ایک نے الگ معبود بنا لئے ہین عیسےٰ کو مثل خدا کے حی و قیوم مانا جاتا ہے پرندون کا اسے خالق مانا جاتا ہے بات یہ ہے کہ **عقیدے اچھے ہوتے ہین تو انسان سے اعمال بھی اچھے صادر ہوتے ہین** دیکھو ہندون نے ۳۳ کروڑ دیوتا بنا لئے تو آخر نیوگ وغیرہ جیسے مسائل کو بھی ماننے لگ گئے اور ذرہ ذرہ کو خدا مان لیا اس نیوگ اور حرامکاری کی کثرۃ کا باعث یہی اعتقاد کا نقص ہے جو انسان سچا اور بے نقص عقیدہ اختیار کرتا ہے اور خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہین بناتا تو اس سے اعمال خود بخود ہی اچھے صادر ہوتے ہین اور یہی باعث ہے کہ جب مسلمانون نے سچے عقائد چھوڑ دئے تو آخر دجال وغیرہ کو خدا ماننے لگ گئے کیونکہ دجال مین تمام صفات خدائی کے تسلیم کرتے ہین۔ پس جب اس مین تمام صفات خدائی کے مانتے ہو تو پھر اسے خدا کہو اس کا اس مین کیا قصور ہوا خود ہی تو تم خدائی کا چارج دجال کو دیتے ہو۔ یہ درد گار چاہتا ہے کہ جیسے عقائد درست ہون ویسے ہی اعمال صالحہ بھی درست ہون اور ان مین کسی قسم کا فساد نہ ہے اس لئے صراط مستقیم پر ہونا ضروری ہے۔ خدا نے بار بار مجھے کہا ہے کہ الخیر کلہ فی القرآن اسکی تعلیم ہے کہ خدا وحدہ لاشریک ہے اور جو قرآن نے کہا ہے وہ بالکل سچ ہے اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ مین ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہین کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک اس کا امام نہ ہو اگر انسان مین یہ قوت ہوتی کہ وہ **خود بخود ترقی کر سکتا تو** پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔ تقوے کے لئے ایک ایسے انسان کے پیدا ہونے کی ضرورت ہے جو صاحب کشش ہو اور بذریعہ دعا کے وہ نفسون کو پاک کرے۔ دیکھو اس قدر جلکو گذرے ہین۔ کیا کسی نے صالحین کی جماعت بھی بنائی ہرگز نہین اس کی وجہ یہی تھی کہ وہ صاحب کشش نہ تھے لیکن آنحضرت صلعم نے کیسے بنا دی۔ بات یہ ہے کہ جیسے خدا تعالیٰ نے بھیجتا ہے اس کے اندر ایک **تریاقی مادہ** رکھا ہوا ہوتا ہے پس جو شخص محبت اور اطاعت مین اس کے ساتھ ترقی کرتا ہے تو اس کی تریاقی مادہ کی وجہ سے اس کے گناہ کی زہر دور ہوتی ہے اور فیض کے ترشحات اس پر بھی گرنے لگتے ہین۔ اس کی نماز معمولی نماز نہین ہوتی یاد رکھو کہ اگر موجودہ ٹکرون والی نماز ہزار برس بھی پڑھی جاوے تو ہرگز فائدہ نہ ہوگا نماز ایسی شئی ہے کہ اس کے ذریعہ سے آسمان انسان پر جھک پڑتا ہے نماز کا حق ادا کرنے والا یہ خیال کرتا ہے کہ مین مر گیا اور اس کی روح گداز ہو کر خدا کے آستانہ پر گر پڑی ہے۔ اگر طبیعت مین قبض اور بدمزگی ہو تو اس کے لئے بھی دعا ہی کرنی چاہئے کہ الٰہی تو ہی اسکو دور کر اور لذت اور نور نازل

خداشناسی کے لئے الہام کی ضرورت ہے اور ہونا چاہیئے پر لطیف بحث

گذشتہ اشاعت سے آگے

اب ہم اصل کلام کی طرف رجوع کر کے لکھتے ہیں کہ مجرد ملاحظہ مخلوقات سے ہرگز یقین کامل حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی کسی کو ہوا بلکہ جس قدر حاصل ہو سکتا ہے اور شاید بعضوں کو ہوا ہو وہ اسی قدر ہے کہ جو ہونا چاہیئے کا مصداق ہے اور یہ بھی وجود صانع عالم کی بابت ہے اور جزا سزا وغیرہ میں تو اتنا بھی نہیں اور جبکہ مخلوقات پر نظر ڈالنے سے یقین کامل حاصل نہ ہو سکا تو دو باتوں میں سے ایک بات ماننی پڑی یا تو یہ کہ خدا نے یقین کامل تک پہنچانے کا ارادہ ہی نہیں کیا اور یا یہ کہ ضرور اس نے یقین کامل تک پہنچانے کے لئے کوئی ذریعہ رکھا ہے لیکن امر اول الذکر تو بدیہی البطلان ہے اور کسی عاقل کو اس کے باطل ہونے میں کلام نہیں اور امر دوم کے قرار دینے کی حالت میں یعنی اس صورت میں کہ جب ہم تسلیم کریں کہ خدا نے مخلوقات کی نجات کے لئے ضرور کوئی کامل ذریعہ ٹھہرایا ہے بجز اس بات کے ماننے کے اور کوئی چارہ نہیں کہ وہ کامل ذریعہ ایسی کتاب الہامی ہو گی جو اپنی ذات میں بے مثل و مانند ہو اور اپنے بیان میں قانون قدرت کے ہر ایک اجمال کو کھولتی ہو کیونکہ جب کامل ذریعہ کے لئے یہ شرط ہوئی کہ وہ چیز بے مثل و مانند ہو اور نیز اس میں منجانب اللہ ہونے کے بارہ میں اور ہر ایک امر دینی کے لئے تحریری شہادت بھی موجود ہو تو یہ تمام صفات صرف کتاب الہامی میں جو بے مثل و مانند ہو جمع ہوں گی اور کسی چیز میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ یہ خوبی صرف کتاب الہامی میں متحقق ہو سکتی ہے کہ اپنے بیان اور اپنی بے نظیری کی حالت کے ذریعہ سے یقین کامل اور معرفت کامل کے مرتبہ تک پہنچا وے وجہ یہ کہ آسمان و زمین کے وجود پر اگر کوئی کمبخت دہریہ شک کرے تو کرے کہ یہ قدیم سے چلے آتے ہیں پر ایک کلام کو انسانی طاقتوں سے بالاتر تسلیم کر کر پھر انسان اس اقرار کرنے سے کہاں بھاگ سکتا ہے کہ خدا فی الواقع موجود ہے جس نے اس کتاب کو نازل کیا۔ علاوہ اس کے اس جگہ خدا کا وجود ماننا صرف اپنا ہی قیاس نہیں بلکہ وہی کتاب بطور خبر واقعہ کے یہ بھی بتلاتی ہے کہ خدا موجود ہے اور جزا سزا برحق ہے پس جس یقین کامل کو طالب حق زمین و آسمان میں تلاش کرتا ہے اور نہیں پاتا وہ مراد اس کو اس جگہ ملجاتی ہے۔ لہٰذا دہریہ کو خدا کے قائل کرنے کے لئے جیسا کلام بے مثل سے علاج متصور ہو ویسا زمین آسمان کے ملاحظہ سے ہرگز ممکن نہیں۔ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ ہر ایک انسان میں کہ جو مجرد قیاس پرست ہے دہریہ پن کی ایک رگ ہے وہی رگ دہریہ میں کچھ زیادہ پھولکر ظاہر ہو جاتی ہے اور اوروں میں مخفی رہتی ہے اس رگ کو وہی الہامی کتاب کاٹتی ہے جو نوع انسانی طاقتوں سے باہر ہو کیونکہ جیسا ہم نے اوپر بیان کیا ہے آسمان زمین سے نتیجہ نکالنے میں ہمیشہ لوگوں کی سمجھ مختلف رہی ہے کسی نے یوں سمجھا اور کسی نے دُوں سمجھا لیکن یہ اختلاف کلام بے مثل میں نہیں ہو سکتا اور گو کوئی دہریہ ہی ہو پر کلام بے مثل کی نسبت یہ رائے ظاہر نہیں کر سکتا کہ وہ بغیر تکلم کسی متکلم کے زمین آسمان کی طرح خود بخود قدیم سے وجود رکھتی ہے بلکہ کلام بے مثل میں اسی وقت تک دہریہ بحث و تکرار کریگا جب تک اس کے بے مثل ہونے میں کلام ہے اور جب ہی اس نے اس بات کو قبول کر لیا کہ فی الواقعہ بنانا اس کا انسانی طاقتوں سے باہر ہے اسی وقت سے خدا کے ماننے کے لئے اس کے دل میں ایک تخم بویا جاویگا کیونکہ اس وہم کے کرنے کی گنجائش ہی نہیں کہ اس کلام کے متکلم کا وجود قیاسی ہے نہ واقعی اس جہت سے کہ کلام کا وجود بغیر وجود متکلم کے ہو ہی نہیں سکتا ماسوائے اس کے کلام بے مثل میں یہ بھی خوبی ہے کہ جو کچھ علم مبدء اور معاد کا تکمیل نفس کے لئے ضروری ہے وہ سب بطور امر واقعہ کے اس میں لکھا ہوا موجود ہے اور یہ خوبی بھی زمین آسمان میں موجود نہیں کیونکہ اول تو ان کے ملاحظہ سے اسرار دینیہ کچھ معلوم ہی نہیں ہوتے اور اگر کچھ ہوں بھی تو اکثر اوقات وہی مثل مشہور رہے کہ گونگے اشارے اس کی ماں ہی سمجھے اب اس تمام تقریر سے ظاہر ہو گیا کہ بے مثل ہونا کلام الٰہی کا صرف اسی جہت سے واجب نہیں کہ استحفاظ سلسلہ قانون قدرت کا اسپر موقوف ہے بلکہ اس جہت سے بھی واجب ہے کہ بغیر بے مثل کلام کے نجات کا امر ہی ادھورا رہتا ہے کیونکہ جب خدا پر ہی یقین کامل نہ ہوا تو پھر نجات کیسی اور کہاں سے جو لوگ خدا کی کلام کا بے مثل و مانند ہونا ضروری نہیں سمجھتے۔ ان کی کیسی نادانی ہے کہ حکیم مطلق پر بدگمانی کرتے ہیں کہ ہر چند اس نے کتابیں بھیجیں پر باتوں ہی باتوں میں بنائی رہی جو پہلے تھی اور وہ کام نہ کیا جس سے لوگوں کا ایمان اپنے کمال کو پہنچتا۔ افسوس ہے کہ یہ لوگ سوچتے نہیں کہ خدا کا قانون قدرت ایسا محیط ہے کہ اس نے کیڑوں مکوڑوں کو بھی جن سے کچھ ایسا بڑا فائدہ منصور نہیں بے نظیر بنانے سے دریغ نہیں کیا کیا اس کی حکمت پر یہ اعتراض نہ ہو گا کہ اس کو دریغ کرنے کا مقام کہاں آکر سوجھا جس سے تمام انسانوں کی کشتی ہی غرق ہوتی ہے اور جس سے یہ خیال کرنا پڑتا ہے کہ گویا خدا کو ہرگز منظور ہی نہیں کہ کوئی انسان نجات کا مرتبہ حاصل کرے مگر جس حالت میں خدا تعالیٰ کی نسبت ایسا گمان کرنا کفر عظیم ہے تو بالآخر یہ دوسری بات جو خدا کی شان کے لائق اور بندوں کی حاجت کے موافق ہی ماننی پڑی یعنی یہ کہ خدا نے بندوں کی نجات اور تکمیل معرفت کے لئے ضرور ایسی کتاب بھیجی ہے جو عدیم النظیر ہونے کی وجہ سے معرفت کامل تک پہنچاتی ہے اور جو کام مجرد عقل سے نہیں ہو سکتا اس کو پورا کر کے دکھاتی ہے سو وہ کتاب قرآن شریف ہے جس نے اس کمال تام کا دعویٰ کیا ہے اور اس کو بپایۂ صداقت پہنچایا ہے ✦

ہست فرقان آفتاب علم و دین	تا برند از گمان سوئے یقین
ہست فرقان از خدا حبل المتین	تا کشندت سوئے رب العالمین
ہست فرقان روز روشن از خدا	تا دہندت روشنی دیدہ ہا
حق فرستاد این کلام بے مثال	تا رسی در حضرت قدس و جلال
دار مے شک ز الہام خدا	کان نماید قدرت تام خدا
ہر کہ روئے خود ز فرقان کشید	جان او روئے یقین ہرگز ندید
جان خود را می کنی در خود ردی	باز میمانی ہمان کور و غوی
کاش جانت میل عرفان داشتی	کاش سعیت تخم حق را کاشتی
خود نگہ کن از سر انصاف و دین	از گمان ہا کے شود کار یقین
ہر کہ را سوزش درہ بکشودہ است	از یقین نے از گمان ہا بودہ است
قدر فرقان نزد تو اے غافل نیست	این ندانی کن جز او دیار نیست
وحی فرقان مردگان را جان دہد	صد خبر از کوچۂ عرفان دہد
از یقین ہا می نماید عالمے	کان نہ بیند کس بصد عالم ہمے

غزل حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰة والسلام

کچھ عرصہ ہوا کہ حضرت امام الزمان علیہ الصلوٰة پرانے کاغذات کی دیکھ بھال فرما رہے تھے آپکو اپنی ایک پرانی نظم کاغذات میں نظر آئی جو کہ آپ نے اخبار عام کو ارسال کر دی اخبار عام نے اسے ۱۲ اپریل کے روزانہ میں طبع کیا ہے جس سے نقل کر کے ہم اس نظم کو ہدیہ ناظرین کرتے ہیں

اے محبت عجب آثار نمایاں کردی	زخم و مرہم برہ یار تو یکساں کردی
ہمہ مجموع دو عالم تو پریشاں کردی	ہمہ عشاق ز تو سرگشتہ و حیراں کردی
ذرہ را تو بیک جلوہ کنی چوں خورشید	اے بسا خاک کہ تو چوں مہ تاباں کردی
وہ چہ اعجاز نمودی کہ بیک جلوۂ فیض	در رفتن بردی آمدن آسان کردی
ہوشمندان جہان را تو کنی دیوانہ	اے بسا خانۂ فطنت کہ تو ویراں کردی
حال خود کس ندہد ہیچ کس از صدق و وفا	راستی ہیں است کہ این جنس تو ارزاں کردی
ہر تو ختم است ہمہ شوخی و عیاری و ناز	ہیچ عیار نباشد کہ تو نالاں کردی
ہر کہ در حیرت افتاد تو بریاں کردی	ہر کہ آمد بر تو شاد تو گریاں کردی
تا نہ دیوانہ شدم ہوش نیامد بسرم	اے جنون گرد تو گردم کہ چہ احساں کردی
اے تپ عشق بیزد کہ دین خون کی	کہ فراستی مگرم مرد مسلماں کردی
ہمہ جاں سوز تو بنمود چہ حقیقت چہ مجاز	سینہ... گردہ مسلم ہمہ بریاں کردی
آں مسیحا کہ بر افلاک مقامش گویند	لطف کردی کہ ازین خاک نمایاں کردی

نوٹ۔ حضرت مسیح موعود روزانہ اخبار عام کے خریدار ہیں ✦

عصمت انبیاء کے متعلق ایک ایک قابل قدر نکتہ

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی نسبت جو قصص بیان کئے جاتے ہیں ان کو سچا مان کر ہمارے علمائے زمانہ نے بہت ٹھوکر کھائی ہے اور اگر غور کرکے دیکھا جاوے تو جیسے مسیح علیہ السلام کی نسبت آسمان پر اب تک زندہ رہنے کا اعتقاد اہل اسلام میں ... عیسائیوں کی میل جول سے پیدا ہو گیا ویسے ہی انہی عیسائیوں سے انہیں انبیائے کی عصمتی کا خیال بھی رائج ہوا کہ ان کی محرف اور مبدل کتب اور صحف میں بے دلیل اور ثبوت داستانوں پر اعتبار کرنے سے وہ اس بات کو جائز ماننے لگ گئے کہ انبیاء علیہم السلام جو کہ دنیا میں حقیقی راستی اور پاکیزگی قائم کرنے کے واسطے آتے ہیں وہ بھی اپنے اغراض کے لئے جھوٹ فریب اور ناجائز حیلے حوالوں کو برت لیتے ہیں ان کا خیال اس طرف منتقل نہ ہوا کہ جس حالت میں وہ اپنی تعلیم پر آپ ہی عامل نہیں اور جس قوی ایمان کو وہ لوگوں کے دلوں میں راسخ کرنا چاہتے ہیں جب وہ خود ان میں نہیں اور جان کو خطرات میں پڑتا دیکھ کر ضعیف الایمانی سے جھوٹ وغیرہ بولنے پر آمادہ ہو جاتے رہے تو پھر وہ حقیقی نبی اور خدا کے مامور کیسے ہو سکتے ہیں اور کیا وجہ ہے کہ وہ اپنی نبوت اور رسالت میں بھی جھوٹے ہی نہ ہوں۔ اسی غلطی کی وجہ سے جو کہ ناعاقبت اندیشی کے باعث علماء کو لاحق حال ہوتی ہی انہوں نے تفسیروں اور قصص الانبیاء وغیرہ کتب میں بھی ایسی بے سروپا روایتوں کو درج کر دیا۔ اور

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

کے سنہری اور بیش قیمت اصول کو نظر انداز کر دیا حالانکہ حفظ مراتب ہی ایک ایسی شئے تھی اور ہے جس سے ہر ایک مومن کا ایمان سلامت رہ سکتا ہے اور صرف اسی کو نظر انداز کر دینے سے ہزار ہا لوگ حقیقی خدا سے بے خبر رہے ہوئے ہیں کہ جب وہ ذات یا صفات الٰہی پر بحث کرتے ہیں تو جس کلام یا ... نعوذ کے معنے خدا تعالیٰ کی عظمت جبروت اور اس کی ذات کے شایان ہوتے ہیں ان کو تو ترک کر دیتے ہیں اور وہ معانی اختیار کرتے ہیں جو کہ ایک ادنےٰ مخلوق پہ چسپاں ہو سکتے ہیں۔ آج کل کے شوخ آریہ اور عیسائیوں نے بھی اسی سفاہت کو کام میں لا کر اسلام اور اس کے خدا پر اعتراضات کئے ہیں اور محض حفظ مراتب کو مدنظر نہ رکھنے کی وجہ سے ہمارے علماء زمانہ نے بھی اپنے ہادیان راہ نما اور خدا کے ماموروں کی نسبت ان ان باتوں پر اعتقاد کیا جو کہ ہرگز ان کی شان کے شایان نہیں ہیں اور اس طرح سے اپنا ایمانی مال ومتاع گنوا کر دشمن کو اسلام پر حملے کرنے کا موقعہ دیا گیا ہے۔ مثلاً عام طور پر مسلمانوں کا یہ بھی خیال دیکھا گیا ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی جان کو بچانے کے لئے عمر بھر میں تین دفعہ جھوٹ بولا ہے۔ ایسی روایت سے استدلال پکڑ کر وہ خدا تعالیٰ کے ہر ایک ابتلا اور امتحان کے وقت جھوٹ بول لینا حلال سمجھتے ہیں اور بجائے اس کے کہ اس آزمائش میں وہ صدق اور وفا دکھلا کر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کریں الٹے ملعون بنتے ہیں۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی نسبت جو یہ روایت ہے اس پر حضرۃ امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ نے ایک عجیب قابل قدر نکتہ لکھا ہے

آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم اس روایت کے راوی کو سچا تسلیم کریں تو ہمیں ایک صادق نبی کی نسبت یہ یقین کرنا پڑتا ہے کہ وہ جھوٹ بھی بولا کرتا تھا اور اس طرح سے ایک معصوم نبی کو گناہ سے آلودہ مانا جاتا ہے لیکن اگر اس راوی کے مقابل پر ایک نبی کو جیسی کہ اس کی شان کے شایان ہے سچا مانا اور دروغگوئی جیسے گناہ سے معصوم تسلیم کیا جاوے تو صرف اس راوی کو جھوٹا ماننا پڑتا ہے۔ حضرۃ امام صاحب کا مطلب صاف ہے کہ جب ادھر تو ابراہیم علیہ السلام ہیں جن کو خدا تعالیٰ اپنی وحی کے ذریعے سے ... کو صادق ٹھہراتا ہے اور خود ان کا نبی ہونا اس بات کو مستلزم پڑا ہوا ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولتے ہوں اور ادھر ایک راوی ہے جو کہ دی سر تائید یافتہ نہیں۔ اس کے حالات سب سے معلوم نہیں ایسی صورت میں دیکھنے والی بات یہ ہے کہ حضرۃ ابراہیم علیہ السلام اور وہ آدمی ان دونوں میں سے جھوٹ یا غلطی کے اقرب کون یقین کیا جا سکتا ہے۔ جب اس طرح سے تنقید ہوگی تو آخر کار عقل سلیم بھی فیصلہ دیوے گی کہ بہ نسبت حضرت ابراہیم ع کے ایک راوی کو جھوٹا قرار دینا تقوی کے بہت اقرب ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعلیم آپ کی جان نثاری سچی فرمانبرداری۔ اولاد کو رضائے الٰہی کے لئے ذبح کرنے پر آمادگی اور قوم کے مصائب و ایذا کی برداشت تمام ایسے قوی قرائن ہیں کہ جن سے ایک پل کے لئے بھی ذہن اس طرف منتقل نہیں ہو سکتا کہ نعوذ باللہ آپکو جھوٹا کہا جاوے پس اس صورت میں حضرۃ امام فخر الدین رازی کی طرح ہر ایک اہل علم کا یہ فرض منصب تھا کہ ہر ایک نبی کی سوانح لکھتے وقت وہ یہود اور نصاریٰ کی بے ثبوت اور افترائی مضمون کی پرواہ نہ کرتا اور حفظ مراتب اور نیز قرائن قویہ کو مدنظر رکھ کر اپنی تصنیف اور تالیف کو ایمان کو تباہ کر دینے والی اذکار سے پاک رکھتا۔ قرآن شریف کو اس قسم کے معاملات میں حکم ٹھہراتا۔ غرضیکہ خدا کے پاک برگزیدوں کی نسبت تقریر یا تحریر کرتے وقت حفظ مراتب کو مدنظر رکھنا بہت ضروری امر ہے۔

ہمارے زمانہ حال کے علما بھی اسی غلطی میں مبتلا ہیں اور اسی سنہری اصول کو نظر انداز کر دینے سے ہی انہوں نے ہمارے امام پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت میں ٹھوکر کھائی ہے ورنہ بات کیا تھی مسیح کی وفات اور حیات کے مسئلہ میں اگر حفظ مراتب کو مدنظر رکھ کر وہ آج غور کریں تو ان کو یہ امر بخوبی سمجھ آسکتا ہے کہ آیا اقرب للتقویٰ یہ امر ہے کہ مسیح کی وفات کو تسلیم کر کے خدا تعالیٰ کو ہر ایک کے شرک خفی وجلی سے منزہ مانا جاوے یا کہ مسیح کی حیات کو مان کر خدا کی ذات و صفات میں شرک کیا جاوے اور جیسے خدا تعالیٰ حی۔ قیوم خالق محیی۔ ممیت ہے ویسے ہی مسیح کو بھی مان لیا جاوے ایسے ہی خود حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کرنے میں بھی ان لوگوں نے دھوکا کھایا ہے کہ اس وقت اور زمانہ کے متعلق آنحضرت صلعم کی پیش گوئیاں ہیں اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی جو کہ فی الواقع حق اور راست ہیں ان کو تسلیم کرنے سے آنحضرت صلعم کی شان اور آپ کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور ایک ایسے گروہ پر جو کہ منکر خدا ہے اتمام حجت ہوتا ہے۔ کیونکہ زمانہ اس وقت حقیقی ایمان اور نور کا پیاسا ہے اور سچائی کے طالبوں کے دل خدا شناسی کے لئے بیقرار ہو رہے ہیں اور خدا کے ماموروں کی پیشگوئیاں اور اس کا پاک کلام جو ان کے مطہر قلب پر نازل ہوتا ہے۔ صرف یہی ایک ایسا تریاق ہے جو ان سمی صفت امراض کا علاج ہو سکتا ہے اور جن لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کو آنحضرت صلعم کی پیشگوئیاں کا مصداق مان لیا ہے وہ ضرور اس خطرناک زہر کے مہلک اثر سے محفوظ ہو گئے ہیں خواہ انہوں نے آپ کو ظاہراً تسلیم کیا ہے یا باطناً۔ اس میں ان لوگوں کو صرف آنحضرت صلعم کی نسبت حفظ مراتب کا خیال لازمی تھا کہ حضرت مرزا صاحب کے دعاوی کو تسلیم کرنے سے اس عظیم الشان نبی کی صداقت پر ایک ایسی مہر لگ جاتی ہے جو کبھی کسی طرح ٹوٹ ہی نہیں سکتی۔ پھر خصوصاً ان دنوں میں جب کہ ...... آنحضرت صلعم کی پاک تعلیم پر محض اغراض کئے جاتے ہیں۔ آپکی تاثیرات قدسی۔ آپکے فیوض روحانی و انوار و برکات کا بڑے زور وشور سے رد کیا جاتا ہے

یہ نادان اتنا نہین سوچتے کہ جو ثمرات انوار برکات صرف ایک نبی کی ... سے تعلق رکھتے ہین کیا صرف گذشتہ نظیرین و دیگران کو ثابت کیا جا سکتا ہے۔ کیا صرف اس کے لئے تواریخ ہی کفایت کر سکتی ہے اور کیا اس سے خدا تعالےٰ کی ذات و صفات پر حرف نہین آتا قصے اور کہانیان تواریخی طور پر کس کے پاس موجود نہین ہین؟ ہر ایک فرقہ ان کو پیش کرتا ہے اگر انہی پر مدار ثبوت ہے تو جیسے دوسرے مذاہب نے خدا کو معطل مان لیا ہے تم بھی مان لو۔ حالانکہ آنحضرت صلعم کو جس شان و شوکت کا نبی مانا جاتا ہے اور جو تاثیرات قدسی آپ کی تسلیم کی جاتی ہین ان کے لئے یہ امر لازم پڑا ہوا ہے کہ ایسے فساد کے وقت جب کہ بحر و بر ہی بگڑا ہوا ہے بعد ایمان کے الفاظ زبانون پر رہ گئے ہین حقیقت بالکل معدوم ہو گئی ہے دنیا ہی ہر ایک کا مقصود ہے اور عملی طور پر خود مسلمان بھی آپ کی پاک تعلیمات کو محل اعتراض ثابت کر رہے ہین ضرور ایک مصلح اس امت مین سے پیدا ہونا اور زمانہ کے فساد اور آنحضرت صلعم کے مثیل ہونے کی وجہ سے اس کا نام مسیح موعود ہونا اور خود ہر ایک آنکھ آج سے ۲۵ برس پیشتر اس پر لگی ہوئی تھی کہ وہ چودہوین صدی کے سر پر آئے گا اب جب کہ ۲۰ برس بھی صدی پر گذر گئے کیا ان کے نزدیک صدی کا سرا ہوا نہین پر ... پر آیا کہ نہین۔ سعید وہ جنہون نے اسے شناخت کیا مبارک وہ جنہون نے اس کی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر لیا اور حفظ مراتب کو مد نظر رکھکر آنحضرت صلعم کی عزت اسلام کی عزت اس پُر فتن زمانہ مین رکھ لی۔

(فقط)

خبرین

آریہ سماج کے متعلق خبر - اخبار عام اپنے ایک نامہ نگار کے حوالہ سے لکھتا ہے کہ ۲۷ مارچ سنہ حال کو بمقام اندر سندر سراوگیون کے ایک عام پنچایت ہوئی جس مین لالہ ایشر پرشاد صاحب خزانچی دہلی لالہ جوہری مل صاحب خزانچی نیشنل بنک لالہ پیارے لال صاحب وکیل و لالہ وزیر سنگھ صاحب وکیل وغیرہ تخمیناً دو ڈھائی سو سراوگی صاحبان کے شریک تھے اس پنچایت مین اول یہ معاملہ پیش ہوا کہ آریہ سماجیون نے جو ایک کتاب مسمیٰ ... مین جسکو پنڈت جمنا داس اور پنڈت ... نے تصنیف کیا ہے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے جس کی بابت مرجنوری سنہ کو ایک کمیٹی اسی سنہ مین اور اسی معاملہ کے پہلے ہو چکی ہے جس کی امداد کے واسطے اہل برادری سے چندہ امداد کی ہوئی تھی اور تجویز یہ پاس کی گئی تھی کہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی جاوے کہ گورنمنٹ اس مقدمہ مین مدعی ہو جاوے تاکہ آریہ سماجیون پر نالش کیجاوے چنانچہ گورنمنٹ پنجاب سے درخواست کی گئی تھی اس کی منظوری حسب منشا ہمارے منظور ہو کر آ گئی اب آپ صاحبان کے روبرو یہ معاملہ پیش کیا جاتا ہے کہ اب اس مقدمہ کو چلایا جاوے۔ عام برادری کی کیا رائے ہے۔ چنانچہ عام صاحبان برادری نے بہ اتفاق رائے دی کہ آریہ سماجیون پر جنہون نے ہمارے مذہب کی توہین کی ہے فوراً مقدمہ چلایا جاوے اور یہ رزولیوشن عام برادری نے پاس کر دیا۔

کلکتہ مین برقی ٹریموئی پر عرصہ چند ماہ مین سولہ مہلک حادثہ ہوئے ہین۔

روس نے کوریا کا ملک خالی کر دیا اور جاپان بکلی اس پر قابض ہو گیا ہے۔

جاپانی حکام کا ارادہ بحالت فتح توسیع ملک کا معلوم نہین ہوتا بلکہ صرف امن وامان کی خواہش ہے اور یہ منشا ہے کہ جاپان منچوریہ کو فتح کر کے اُسے چین کے حوالہ کر دے اور خود اپنے قبضے مین نہ رکھے۔

بلگریڈ ملک سرویہ مین ایک کمیٹی اس غرض سے قائم ہوئی تھی ... ... جاپین سکین روسی گورنمنٹ نے شاید اسے خلاف شان جان کر منظور نہ کیا اس پر بلگریڈ مین غصہ پھیلا ہے۔

کوریا مین جاپانیون کی برخلاف ایک سازش قائم ہوئی تھی لیکن جاپانیون کی خوش نصیبی سے اس کا راز طشت ازبام ہو گیا اس کی تہ مین خوردہ فروش تاجر تھے۔

کوریا کا ایک وزیر صرف اس لئے در بدر کیا گیا کہ وہ خفیہ طور پر روس کا طرفدار تھا۔

ایک جاپانی وزیر بھی ٹمکو امی کے شبہ مین ماخوذ ہے کہ وہ روس سے خفیہ طور پر وظیفہ حاصل کرتا ہے اس کی تحقیقات کا نتیجہ ہنوز پوشیدہ ہے۔

جاپانیون نے اگرچہ پورٹ آرتھر کے دہانہ کو بند کرنیکی کوشش کی تھی اور اس مین چندان کامیابی نہ ہوئی تھی مگر حال مین ان کی ایک تارپیڈو کشتی نے ایک اور نالہ معلوم کر لیا ہے جو کسیقدر فراخ ہے کہ اگر پورٹ آرتھر کا دہانہ بند بھی کر دیا جاتا تو اس مین سے جہاز بخوبی گذر سکتا اس کا عرض ۱۳۰ گز ہے۔

فرانس کے ایک ڈاکٹر رکیسول نامی نے معلوم کیا ہے کہ چاندی کے ملکے پتر زخم کی مرہم پٹی کے لئے بہت مفید ہین ان مین سڑن اور گلاؤ کے روکنے کی خاصیت موجود ہے اس طرح زخم پکنے کے بغیر اچھا ہو جاتا ہے اور بڑا زخم بھی کچھ عرصہ مین مندمل ہو جاتا ہے۔

مراسلہ

علمائے شیعہ سے استفسار

مولوی امیر علی صاحب اٹاوی اثنا عشری و دیگر ذی علم حضرات شیعان کی خدمت مین ذیل کا استفسار پیش کیا جاتا ہے امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف یا شیعون مین سے کوئی اور صاحب اس کا تحریری اور مطبوعہ جواب عنایت فرما دین گے۔

استفسار

حضرت امام حسین علیہ السلام نے میدان کربلا مین لشکر یزید کے مقابلہ مین تقیہ نہ کیا آپ نے یزید کی بیعت سے انکار کر کے خود معہ دیگر عزیزون و رفیقون کے شہادت پائی۔ جیسا کہ جمیع کتب تواریخ سے ظاہر ہے اور مسلمانون کا بچہ بچہ جانتا ہے برعکس اس کے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام ان کے صاحبزادہ نے صرف قتل کی دھمکی پر یزید کی غلامی کا اقرار جیسا کہ کافی مطبوعہ مطبع منشی نولکشور واقع نولکشور لکھنؤ کی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۰ مین ہے

ثم ارسل الی علی ابن الحسین بن علی علیہم السلام فقال له مثل مقالته للقرشی فقال له علی ابن الحسین علیہما السلام ارایت ان لم اقر لک الیس تقتلنی کما قتلت الرجل بالامس فقال له یزید لعنة الله بلی - فقال له علی بن الحسین علیہما السلام انا عبد مکره لک فان شئت فامسک وان شئت فبع +

پھر (یزید) نے امام زین العابدین علیہ السلام کو بلایا اور ان سے بھی وہی گفتگو کی جو قریشی سے کی تھی تو امام زین العابدین علیہ السلام نے اس سے کہا کہ مجھے یہ بتا کہ اگر مین تجھ سے یہ اقرار نہ کرون تو کیا مجھکو تو اسیطرح قتل نہ کریگا جیسا تو نے اس شخص کو قتل کر دیا تو امام سے یزید ملعون نے کہا کہ ہان ایسا ہی کرون گا تو اس سے امام زین العابدین نے کہا کہ مین مجبوری تیرا غلام ہون چاہے مجھے غلامی مین رکھ اور چاہے بیچ ڈال۔

اب استفسار یہ ہے کہ بروئے مذہب شیعہ ان دونون امامون سے کون امام حق پر تھا۔ بینوا توجروا

المستفسر

شیخ عبد المجید احمدی از اٹاوہ

دفتر البدر قادیان ضلع گورداسپور کی کتب کی فہرست

طب روحانی بغیر دوا کے علاج کرنیکا طریق مسمریزم یعنی علم توجہ کی نسبت اس زمانہ میں عام چرچا ہو اور جس کے دریافت ہوجانے نے یسوعی معجزات کی کل ہر ایک مذہب و ملت حتیٰ کہ ایک دہریہ کے ہاتھ میں بھی دیدی ہو اور جسکے ذریعہ سے بڑی بڑی امراض کا علاج ہوجاتا ہو اسکا مجمل و پریکٹیکل استعمال اس کتاب میں بتلایا گیا ہو جو ہدایات انہیں درج ہیں انپر مشق کرنیسے انسان صحت نیست رکھکر اپنے وجود کو زیادہ نافع الناس بنا سکتا ہو اور خیالات میں یکسوئی اور انکے ضبط کرنیکی عادت بھی پیدا ہوجاتی ہو اگرچہ عام طور پر اس کتاب کے لکھنیوالوں نے وہ مبالغے کئے ہیں کہ آسمان اور زمین کے قلابے ملادئے ہیں اور انکے مشاق کو گویا خدائی کی کل چلانیوالا قرار دیدیا ہوتا ہو لیکن ہمارے نزدیک اس علم کی فضیلت صرف یہی ہے کہ جیسے انسان دیگر علوم عطیہ الٰہی کا نیک یا بد استعمال کر کے ثواب یا عذاب کماتا ہو جیسے خدا کی ارادی سے ایک دوا یا دوسرا عمل اپنا اثر مفید یا مضر کرتا ہو ویسے ہی اسی کی ارادہ و باذن سے انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہو اور اپنی روح سے ایسے کام لے سکتا ہو جو اس کے نزدیک اول محالات سے تھے اگر طریق عمل وغیرہ کے متعلق کچھ استفسار کرنا ہو تو مینیجر دفتر البدر سے خط و کتابت کریں قیمت عہ

شہادۃ آسمانی حصہ دوم و اول - بجواب کلمہ فضل رحمانی جو ایک کورٹ انسپکٹر لودیانہ نے حضرۃ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں لکھی اس کا اور دیگر معترضین کے اعتراضوں کا جواب اس میں دلگیر ہیں ذوالقرنین کو مسیح ثابت کیا ہو اور سلسلہ احادیث اور خروج دجال یاجوج ماجوج تصویر وغیرہ کے متعلق دندان شکن جواب دئے گئے ہیں قیمت ہر دو حصہ

سّر مکتوم یہ سو صفحہ کی کتاب انجیلی شہادتوں سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تنقیح ثابت کیا ہو اور نساء کم حرث لکم پر لطیف خیالات کا اظہار کیا ہو اور دکھلایا ہو کہ جن مردوں کے زندہ ہونیکا ذکر انجیل میں ہو خود اس سے ثابت ہے کہ وہ دراصل حقیقی طور پر مردہ نہ تھے وغیرہ وغیرہ قیمت ۵ر

رویائے صالحہ جسمیں مصنف نے اپنی بیعت کی سرگذشت - محمد حسین بٹالوی کے کفرنامہ طیار کرنیکا اور حضرۃ مسیح موعود ع کا ثبوت صحف سابقہ سے قیمت ۲ر

اعجاز احمدی ۲۶ صفحہ کا رسالہ اصحاب کہف اور اصحاب الرقیم اور ذوالقرنین دکوہ کرمت [illegible] کی تفسیر کی گئی ہے جس سے پرانے خیالات کا قلع قمع ہوتا ہے قیمت ۱ر

قول صحیح پنجاب کے مشہور و معروف شاعر میاں ہدایت اللہ صاحب ساکن لاہور کی نظم جسکو آپنے اردو زبان میں حضرۃ مسیح موعود علیہ السلام کی مدح اور دعاوی پر لکھی ہو قیمت ۱ر (محصولڈاک بذمہ خریدار)

عاقبۃ المکذبین لودیانوی مخالف مولویوں کا انجام جو ہوا اس کا بیان بیعت کے دس شرائط حضرۃ مسیح کی وفات و حیاۃ پر بحث اور ایک اردو نظم قیمت ۱ر

اسلام اور اسکا بانی یعنی طامس کارلائل صاحب مرحوم المعروف بہ ہیروز اینڈ ہیرو ورشپ کے ایک انگریزی لکچر کا ترجمہ مترجمہ منشی عبد العزیز خان صاحب صادق قیمت ۳ر

صیانۃ الناس مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایک خط کا جواب جناب فاضل امروہی قیمت ۱ر

الہامی دعا - رب کل شیئ خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی قیمت ۱ر

کامن پنجابی مصنفہ مولوی غلام رسول صاحب احمدی راجیکے ضلع گوجرات ۱ر

نظم برائے مستورات بطریق کامن مصنفہ 〃 〃 〃 〃

دستانی احمدیہ ساختہ مرزا عبد الکریم مالیر کوٹلوی نہایت اعلیٰ قسم ار فی تولہ اوسط قسم تاجروں کو

سّر الشہادتین اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ شہزادہ مولوی عبد اللطیف صاحب کی شہادت کا واقعہ من وعن آج سے تیرہ سو سال پہلے قرآن شریف میں موجود تھا جو کہ اب مسیح موعود ع کے وقت میں پورا ہوا اور اس واقعہ کے وقوع پر جو انقلاب مقدر ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مصنفہ جناب

الفرقان شاہجہانپور سے ایک رسالہ بنام البرہان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی مخالفت میں نکلتا ہے اس کا جواب حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی نے الفرقان میں دیا ہے جو کہ حقائق و معارف کا عمدہ مخزن ہے ۲۶×۳۰ کی تختی پر بہت عمدہ طبع ہوا ہے قیمت صرف [illegible] دفتر البدر سے مل سکتا ہے [illegible]

عکسی تصویر حضرۃ اقدس ع - کارڈ سائز پر ہم کیبنٹ سائز پر [illegible] درجن کے خریدار کو [illegible]

نوٹ - یہ اشتہار کہ جو اس میں تمام درخواستیں بنام محمد افضل منیجر اخبار البدر قادیان ضلع گورداسپور آنی [illegible]

ضوابط اخبار البدر

(جن کو خریداری سے پیشتر ملاحظہ کرلینا چاہئے)

(۱) حجم اخبار کا ۸ صفحے ہیں جس میں ٹائٹل پیج شامل ہے دو فالتو صفحہ صرف امتحاناً چند ماہ اشتہاروں کی لئے ایزاد ہیں بعض تاریخوں پر کثرۃ مضامین کے لحاظ سے دس صفحہ بھی دئے جاتے ہیں لیکن وہ آئندہ نمبروں میں وضع کرلئے

(۲) **مضامین** البدر کا خاص و مقدم مضمون حضرۃ امام الزمان مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات جنکی الوسع ایک ہفتہ کے خاصہ سے پہلے مطبوعہ نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصنیفات ہیں کہ عمدہ مضامین تبلیغ علم کا مدار اور ایزاد معرفت کے لئے یادداشت کی غرض سے اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں اس کے بعد درس قرآن شریف اور جماعت احمدیہ کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذاہب باطلہ اور وجود البدر کی اشاعت کے متعلق تحریک .... اور مراسلات وغیرہ -

(۳) **اوقات اشاعت** اخبار کی اشاعت کی تاریخیں اگرچہ ہر ماہ کی یکم ۸ - ۱۶ - ۲۴ - ہیں اور حتی الوسع بڑی دیانتداری سے کوشش کی جاتی ہو کہ وقت پر اشاعت ہو مگر تاہم بروقت اشاعت کی ذمہ واری کسی تعہد کے ساتھ کار خانہ اپنے ذمہ نہیں لیتا

(۴) **خط و کتابت** کے متعلق خط کتابت خواہ کسی قسم کی ہو اپنا نمبر خریداری ضرور درج کرنا چاہئے جب تک جوابی کارڈ یا ٹکٹ نہ ہوگا کارخانہ جواب دینے کا ذمہ وار نہیں -

(۵) **عدم رسید اخبار** کسی مقام یا اس کے گرد و نواح میں اخبار پہونچ گیا ہو اور آپکو نہ ملا ہو تو تاریخ رسید کے ایک ہفتہ کے اندر کارخانہ کو اطلاع دینی چاہئے ورنہ ممکن ہے کہ وہ نمبر نہ مل سکے -

(۶) **تبدیل پتہ** بوقت چند دن پیشتر کارخانہ کو اس مقام کا پتہ دینا چاہئے جہاں پتہ بدلنا ہو ورنہ اگر سابقہ پتہ پر اخبار گم ہوگیا تو ہم ذمہ وار نہیں -

(۷) **چندہ سالانہ** بلا تقاضا کے خود ارسال کیا جاوے **پیشگی** بذریعہ وی پی جس میں ایک کتاب قیمتی ۱ر [illegible] برٹش مما لک یعنی ہندوستان کے باہر [illegible] **جو خریدار ایکدہ ماہ بعد ادا کریگی قیمت** [illegible]

تفسیر القرآن بالقرآن جو ایک بینظیر تفسیر ہے جسکو ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب بی اے نے کمال محنت کے ساتھ تصنیف فرما کر معترضین کو صلاح حضرۃ مسیح آخر زمان علیہ السلام اور مولانا مولوی نور الدین صاحب کو نصف سے زیادہ سنادی تھی حضرۃ مسیح الزمان نے دیکھ کر اس کی نسبت یہ الفاظ ارشاد فرمائے نہایت عمدہ شیریں زبان ہے قرآنی نکات خوب بیان کئے ہیں دونوں بزرگ سننے والے ہیں حضرۃ مسیح الزمان اور مولانا مولوی نور الدین علیہما السلام نے بعض بعض جگہ اصلاح بھی کی تھی اب فضل ربانی سے چھپکر طیار ہو چکی ہے خریداران البدر کو پارہ عم کی تفسیر محض سنت مرکے الحکمت آنے پر بطور نمونہ ارسال کی جاتی ہے - بلا جلد ہے مجلد ہے پارہ الم کی قیمت ہر پارہ عم ۲ر المشتہر خاکسار فتح محمد خان منیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال کل درخواستیں مشتہر کے نام آنی چاہئیں نہ کہ دفتر البدر میں -

بٹن وقمیض کے سٹ ناظرین ہمارے یہاں میناکاری کوفتگری کا کام کوٹ قمیض کے سٹ نہایت عمدہ طیار ہوتے ہیں جن کے اوپر نام سنہری و چاندی اور بیل بوٹا ہوتا ہے ہر شخص اپنا نام ہر زبان میں لکھا سکتا ہو فائدہ یہ ہو کہ بازار کے سٹ بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اور یہ عمر بھر میں اگر خدا کافی ہیں **نمبر ۱** بٹن سٹ نام بھی سنہری اور کام بھی سنہری قیمت ۸ر **نمبر ۲** - بٹن سٹ نام سنہری اور کام چاندی کا قیمت ۹ر **نمبر ۳** - بٹن سٹ نام بھی چاندی کا اور کام بھی چاندی کا قیمت [illegible] انگریزی بیل بوٹا چاندیکا قیمت ہر خط کے آنے پر بذریعہ وی پی ارسال ہو سکتا ہے پتہ الیس [illegible] ایم کمپنی گوجرات پنجاب -

عطر عمدہ ہر قسم کا اور تیل خوشبودار ہر قسم کا سرمہ ہر قسم کا دوائی لیاقت دانگریزی دھسری پنکھ دلنگی ہر قسم رومال و سوسی ہر قسم دہر کے بنیان و جراب ہر طرح کی دیسی و انگریزی سوتی و اعلیٰ کلاہ و ٹوپی ہر قسم کی سادی و کامدار مہری گیس یعنی پٹی کمر بند سواران و سپاہیان و پاجامہ ہر طرح کے جوتے خورد و کلاں سادہ و گلدار اور بوٹ وغیرہ کتابی اور تعویذ دیسی انگریزی اور پنجابی و لودیانہ و ہندوستانی وغیرہ وغیرہ برتن مراد آبادی گلو بند ہر قسم کے خورد و کلان شانہ شاہی دانہ اور شانہ لکڑی کا اور سینگ کے ہر قسم قفل ہنی و پیتل کے ہر قسم خورد و کلاں تولیہ ہر قسم کے ، دری ہر قسم کی قینچی دیسی و ولایتی ہر قسم کی چاقو دیسی و ولایتی ہر قسم کے قیمت کا حال مشتہر سے دریافت کرو -

المشتہر حافظ نور محمد احمدی اینڈ کو تاجر بیٹھ بازار مارکیٹ اکولہ صوبہ برار

انوار الاسلام پریس قادیان دار الامان میں محمد افضل و معراج الدین صاحب پرو پرائٹران کے اہتمام سے چھپا